احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 20 اکتوبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 20 اکتوبر 2003ء 23 شعبان 1424 ہجری-20 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 239

عائشہ کے ساتھ کھیلو

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ آپ کو دیکھ کر ساری لڑکیاں شرما کر بھاگ گئیں۔ اس پر رسول اللہؐ باہر نکلے سب لڑکیوں کو جمع کیا اور فرمایا آؤ عائشہ کے ساتھ کھیلو۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس حدیث نمبر 5665)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود یقیناً ایک خیر الناس وجود تھے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ آپ کا سلوک نہایت درجہ پاکیزہ اور حسن و احسان کی خوبیوں سے معمور تھا۔ حضرت مسیح موعود ایک بہترین خاوند اور بہترین باپ تھے اور گھر کے اس بہشتی ماحول اور اس بارے میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مستورات اپنے خانگی تنازعات میں حضرت مسیح موعود کو اپنا ایک زبردست سہارا اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک نہایت مضبوط ستون خیال کرتی تھیں کیونکہ انہیں یہ یقین تھا کہ ہماری ہر شکایت نہ صرف انصاف بلکہ رحمت و احسان کے جذبات کے ساتھ سنی جائے گی۔ مجھے وہ لطیفہ نہیں بھولتا جبکہ ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے عہد حکومت میں ایک دفعہ ایک معزز احمدی نے کسی خانگی بات میں ناراض ہو کر اپنی بیوی کو سخت سست کہا۔ بیوی بھی حساس تھیں وہ خفا ہو کر حضرت مسیح موعود کے گھر میں آ گئیں اور ہماری والدہ صاحبہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود تک اپنی شکایت پہنچائی دوسری طرف وہ صاحب بھی غصہ میں جماعت احمدیہ کے ایک نہایت معزز فرد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے پاس آئے اور ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود تک اپنے حالات پہنچانے چاہے۔ حضرت مولوی صاحب کی طبیعت نہایت ذہین اور بامذاق تھی۔ ان دوست کی بات سن کر کہنے لگے۔ ''میاں تم جانتے نہیں کہ آج کل ملکہ کا راج ہے پس میرا مشورہ یہ ہے کہ چپکے سے اپنی بیوی کو منا کر گھر واپس لے جاؤ اور جھگڑے کو لمبا نہ کرو'' چنانچہ ان صاحب نے ایسا ہی کیا اور گھر کی ایک وقتی ناراضگی پھر امن اور خوشی کی صورت میں بدل گئی۔ لطیفہ اس بات میں یہ تھا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جو یہ کہا کہ آج کل ملکہ کا راج ہے اس سے ان کی یہ مراد تھی کہ جہاں آج کل حکومت انگریزی کی باگ ڈور ایک ملکہ کے ہاتھ میں ہے وہاں جماعت احمدیہ کی روحانی بادشاہت میں بھی جہاں تک اس قسم کے خانگی امور کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود اپنے گھر والوں کی بات کو زیادہ وزن دیتے ہیں اور عورتوں کی ہمدردی اور ان کے حقوق کا آپ کو خاص خیال رہتا ہے۔

(سلسلہ احمدیہ۔ صفحہ 212)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2003ء کا اپ ڈیٹ

✪ مورخہ 14۔اکتوبر 2003ء تک اس مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء ہے۔

☆ پری انجینئرنگ گروپ مکرم عتیق الرحمٰن ابن من الرحمٰن صاحب حاصل کردہ نمبر 936 فیصل آباد بورڈ

☆ پری میڈیکل گروپ مکرمہ کرن ناز بنت محمد نعیم صاحب حاصل کردہ نمبر 915 کراچی بورڈ

☆ جنرل گروپ مکرمہ مسرت صباء بنت مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب حاصل کردہ نمبر 870 کراچی بورڈ

پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز آئی سی ایس وغیرہ جنرل گروپ میں شامل ہیں۔

نوٹ:۔ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔ (نظارت تعلیم)

ڈاکٹر نوری صاحب کی آمد

✪ قبل ازیں ماہر قلب مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کے پروگرام اور پھر اس میں تبدیلی کی اطلاع الفضل میں دی گئی تھی اب حتمی اطلاع یہ ہے کہ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب بتاریخ 25-26۔اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار ہی فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ مریضوں سے درخواست ہے کہ اس پہلے شیڈول کے مطابق ہی فضل عمر ہسپتال کے پرچی روم سے پرچی حاصل کر کے ضروری ٹیسٹ کروالیں۔ ادارہ اس زحمت پر معذرت خواہ ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعزاز

✪ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع مظفر آباد کے ناظم امور طلبہ

باقی صفحہ 7 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

97

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

کشتی کے اکھاڑے میں

دعوت الی اللہ

رسول کریمؐ نے ہر کس و ناکس کو پیغام حق پہنچایا، ان میں مکے کا پہلوان رکانہ بھی تھا۔ آپؐ نے اسے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا" کیا تم اللہ سے نہیں ڈرو گے اور جس پیغام کی طرف بلاتا ہوں اسے قبول نہیں کرو گے"۔ اس نے کہا اگر مجھے یقین ہو جائے کہ آپ کا دعویٰ سچا ہے تو میں آپؐ پر ایمان لے آؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا" اگر میں کشتی میں تمہیں پچھاڑ دوں تو میرے دعویٰ کی سچائی کا یقین کر لو گے" اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے اسے کشتی میں مقابلہ کی دعوت دے دی۔ اس نے یہ دعوت قبول کر لی۔ نبی کریمؐ نے اس بہادر پہلوان کو پچھاڑ دیا۔ اس نے دوبارہ اور سہ بارہ مقابلہ کی خواہش کی ہر دفعہ نبی کریمؐ نے اسے پچھاڑ دیا۔ وہ کہنے لگا کہ میں حیران ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے گرا لیا ہے یہی واقعہ رکانہ کے قبول اسلام کا موجب بن گیا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جز 2 ص 31)

ہاں یا نہ میں جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

امیر صاحب کینیا نے بتایا کہ دعوت الی اللہ کے ایک جلسے میں عین جلسہ کے وقت تین مولوی صاحبان پہنچ گئے انہوں نے کہا کہ میں احمدی مربی سے سوال کروں گا جس کا جواب ہاں یا نہ میں دینا ہوگا۔ تفصیل میں آپ لوگ گھپلا کر جاتے ہیں۔ ہمارے مربی نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن میں بھی سوال کروں گا اور جواب ہاں یا ناں میں دینا ہوگا۔ مولوی صاحبان مان گئے۔ ایک مولوی صاحب نے پہلا سوال یہ کیا کہ کیا آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ ہمارے مربی نے کہا کہ میں اس کو جواب ضرور دوں گا۔ لیکن پہلے میرا بھی ایک سوال ہے اس کا جواب ہاں یا نہ میں دیں۔ بتاؤ کہ کیا تم نے شراب پینی چھوڑ دی ہے یا نہیں۔ وہاں کے کئی لوگوں کو علم تھا کہ یہ مولوی شراب پیتا ہے۔ لوگوں نے شور مچا دیا۔ اس پر مولوی جلسہ چھوڑ کر بھاگ گئے اور کہا آج ہمیں جلدی ہے پھر کبھی آئیں گے۔ اب اس علاقہ میں 3 لاکھ 10 ہزار 165 بیعتیں ہو چکی ہیں۔

(الفضل 5 ستمبر 2001ء)

ہمدردی

ایک مربی سلسلہ سیرالیون کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں کے پیراماؤنٹ چیف ان سے ناراض ہوئے کہ میری اجازت کے بغیر تم کس طرح یہاں دعوت الی اللہ کر سکتے ہو۔ تم نے مجھ سے رابطہ نہیں کیا۔ اس لئے کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ تم یہاں دعوت الی اللہ کر سکو۔ چیف صاحب طاقتور اور صاحب اقتدار فرد تھے اس لئے مجبوراً ان حالات میں مربی صاحب خاموش ہو گئے مگر رات وہیں ٹھہرے۔

اتفاقاً اسی رات ایک ماہی گیر خاندان کی عورت تالاب میں ڈوب کر مر گئی۔ چنانچہ مربی صاحب افسوس کے لئے پیراماؤنٹ چیف کے پاس پہنچے اور کہا جو خدمت ہم سے ہو سکتی ہے وہ ہم کرتے ہیں۔ اور جس طرح رواج ہے وفات اور اخراجات میں ہاتھ بٹانے کے لئے انہوں نے کچھ خدمت بھی کی۔ اس بات کا چیف نے بڑا اثر لیا اور کہا کہ ایسے نیک لوگوں کو دعوت الی اللہ سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے وہاں راستے کھول دیئے اور کئی کامیابیاں نصیب ہوئیں۔ (ماہنامہ خالد اگست 92ء)

تصویر

گنی بساؤ کے کچھ داعیان الی اللہ نے جن کی تربیت بھی زیادہ نہیں ہوئی اور مسائل بھی زیادہ نہیں آتے اپنا یہ طریق بیان کیا ہے کہ:

انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ جو تصویر کھنچوائی تھی وہی ان کی دعوت الی اللہ کا ذریعہ بن گئی ہے۔ انہوں نے وہ تصویر اپنے گھروں میں لگائی ہوئی ہے۔ جب کوئی ملنے آتا ہے تو تصویر دیکھتا ہے اور پوچھتا ہے کہ یہ کس کی تصویر ہے۔ اس طرح بات شروع ہو جاتی ہے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ جھوٹوں والے منہ نہیں ہیں اور ان کو ہدایت نصیب ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ (ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اگست 88ء صفحہ 4,3)

(ماہنامہ خالد اگست 1992ء)

نصرت الٰہی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے دوسرے روز 25 راگست کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

مکرم امان علی صاحب سرکل انچارج آسام لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کھولا بندا میں شاہ جہاں علی صاحب معلم مقرر ہیں۔ وہاں احمدیوں کو سخت تکلیف دی جا رہی ہے۔ ایک بیت الذکر منہدم کر دی گئی۔ معلم صاحب کو مخالفین نے پکڑ لیا اور ان کو 100 کوڑے مارے گئے جس سے وہ بے ہوش ہو گئے۔ ایک مخالف نے کہا کہ ان کی ٹانگ کاٹ دو۔ اللہ نے فضل کیا اور وہ مخالف اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا بعد ازاں اس شخص کو اس کے اپنے ساتھیوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بہت سے دوسروں کو سزا ہو گئی۔ اس واقعے کے نتیجے میں جو لوگ احمدیت کو مٹانے کی کوشش میں تھے انہوں نے احمدیت قبول کر لی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 7-8 جماعتیں وہاں قائم ہو چکی ہیں۔

(الفضل 13 ستمبر 2001ء)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی سالانہ تقریبات

دوران سال 4300 سے زائد آئی ڈونرز بنے اور 14 پیوند کاری کے آپریشنز ہوئے

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان خدا تعالیٰ کے فضل سے نابینا افراد کو بینائی فراہم کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہے۔ مورخہ 11، 12 اکتوبر 2003ء کو ایسوسی ایشن کی سالانہ تقریبات ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئیں۔

مورخہ 11 راکتوبر 2003ء رات دس بجے دفتر بلڈ بنک کی بالائی منزل میں پاکستان بھر سے تشریف لانے والے ایسوسی ایشن کی برانچز کے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ منعقد ہوئی۔

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی دوسری سالانہ ٹیکنیکل ورکشاپ کارنیل کلیکشن مورخہ 12 راکتوبر بروز اتوار مجلس انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد کی گئی۔ اس ورکشاپ کا مقصد پاکستان بھر کی برانچز سے تشریف لانے والے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کو عملی تجربہ کے ذریعہ حصول عطیہ چشم کی کارروائی سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ اپنی برانچز میں کارنیا حاصل کرنے کا کام خود کر سکیں۔ اس تقریب کے پہلے حصے میں ایسوسی ایشن کا تعارف، آئی کلیکشن میں استعمال ہونے والے آلات کا تعارف اور بعض دیگر اہم امور تفصیل سے بتائے گئے۔

اس ورکشاپ کے دوسرے حصے میں مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب آئی سپیشلسٹ نے شرکاء کو گوٹ آئی (Goat Eye) سے کارنیا حاصل کرنے کی عملی مشق کر کے دکھائی اور ساتھ ساتھ لیکچر بھی دیا۔ اس کے بعد ورکشاپ میں شامل جملہ ڈاکٹرز نے بھی اپنی اپنی ٹیبلز پر گوٹ آئی سے کارنیا حاصل کرنے کا عملی تجربہ کیا۔ اس ورکشاپ میں 12 برانچز سے 30 ڈاکٹرز اور 9 ٹیکنیکل افراد شامل ہوئے۔

مورخہ 12 راکتوبر 2003ء شام ساڑھے چار بجے ایوان محمود میں تحریک عطیہ چشم کے موضوع پر تیسرا سالانہ سیمینار منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر صف دوم و قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب صدر ایسوسی ایشن نے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کا تعارف پیش کیا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ گزشتہ 3 برسوں میں 13 آئی ڈونرز کی وفات کے بعد 26 پیوند کاری کے آپریشنز کے ذریعہ نابینا افراد کی بینائی بحال کی گئی ہے اور اس وقت تک آئی ڈونرز کی کل تعداد 6700 سے زائد ہے۔ ایسوسی ایشن کی سالانہ کارکردگی کا جائزہ مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب صدر ایسوسی ایشن نے پیش کیا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال 4300 سے زائد آئی ڈونرز بنائے گئے اور 7 آئی ڈونرز کی وفات کے بعد 14 پیوند کاری کے آپریشنز کئے گئے۔ اس کے علاوہ 33 سے زیادہ سیمینارز اور مختلف مواقع پر 48 سٹالز بھی لگائے گئے۔

اس موقع پر آئی ڈونرز کے لواحقین اور ان افراد کے انٹرویوز کئے گئے جن کی آنکھوں کی پیوند کاری ہو چکی ہے۔ مکرم آغا عرفان احمد صاحب جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن نے تحریک عطیہ چشم پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے، مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے ایسوسی ایشن کی برانچ ربوہ اول، لاہور دوم، فیصل آباد سوم، سیالکوٹ چہارم اور منڈی بہاؤالدین پنجم قرار پائی۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب آئی سپیشلسٹ، مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ اور دیگر نمایاں خدمات کرنے والے افراد کو سوونیئر دیئے گئے۔ اس تقریب کے آخر پر مہمان خصوصی نے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی مساعی کو سراہا اور خدمت خلق کی اہمیت و افادیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ معلوماتی پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اس سیمینار کے ساتھ ساتھ ایوان محمود ہی میں بینرز، تصاویر، پینٹنگز اور موبائل فریمز پر مشتمل تحریک عطیہ چشم کی نمائش لگائی گئی۔ اور ساتھ ہی ایسوسی ایشن کے مرکزی دفتر کا سٹال بھی لگایا گیا جہاں سے معلومات کے علاوہ عطیہ چشم کے وصیتی فارمز، فولڈرز اور کی چینز فراہم کئے گئے۔ ایسوسی ایشن کی مرکزی عاملہ کے ممبران نے جانفشانی سے ان تمام کاموں کو سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ جملہ ممبران و معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

1
28

جماعت کے اہل قلم احباب کو چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے طرز تحریر کو اپنائیں

حضرت مصلح موعود کی اردو کی ترویج واشاعت کے لئے پُرجوش تحریک

اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

سیدنا حضرت مسیح موعود نے سنسکرت کی بجائے عربی کو ام الالسنہ ثابت کرنے کے علاوہ یہ انکشاف کر کے بھی علم لسانیات (Philology) میں تہلکہ مچا دیا کہ اردو ہندو اور مسلمانوں کی مشترکہ کوششوں سے معرض وجود میں آئی ہے جس کے پس منظر میں یہ مشیت ایزدی کارفرما ہے کہ اس کے ذریعہ تمام اقوام عالم کو قرآنی دعوت پیش کی جا سکے، اشاعت دین کو کمال تک پہنچایا جا سکے اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت پھیلائے جائیں حضور نے یہ نظریہ یکم ستمبر 1902ء کو اپنی معرکہ آراء کتاب تحفہ گولڑویہ صفحہ 101 پر شائع فرمایا۔

سنسکرت اصل زبان نہیں ہے

اس نظریہ کی اشاعت کے چالیس سال بعد ایک نامور ہندو سکالر اور اردو زبان کے ماہر جناب برجموہن دتاتریہ کیفی نے دہلی میں اردو زبان کی مختصر تاریخ اور اس کی انشاء اور املاء وغیرہ کے متعلق ضروری اور اہم مباحث پر ایک محققانہ کتاب لکھی جو کیفیہ کے نام سے چھپی۔ جناب کیفی نے کتاب کے پہلے باب میں اپنی تحقیق کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے واضح الفاظ میں بتایا کہ:-

1۔ مستشرقین کا سنسکرت کو اصلی یا قدرتی زبان قرار دینا ''محض ہٹ دھرمی یا فاحش غلطی ہے'' سنسکرت تو خود پراکرت سے نکلی ہے۔

(دیباچہ صفحہ 27 طبع دوم ناشر مکتبہ معین الادب اردو بازار لاہور۔ اشاعت مارچ 1950ء)

2۔ اردو کی پیدائش کے ذمہ دار ہندو اور مسلمان دونوں ہیں اس کی تنظیم وتدوین دہلی میں ہوئی اور وہیں اس کو ادبی حیثیت ملی، دہلی سے اردو دکن میں گئی مگر اردو زبان پیدا پنجاب میں ہوئی۔ (دیباچہ صفحہ 59)

پنجاب۔ اردو کا سرچشمہ

جناب کیفی کے اس خیال کی تائید میں کہ اردو زبان کا آغاز سرزمین پنجاب سے ہوا علامہ حافظ محمود شیرانی (ولادت اکتوبر 1880ء وفات 15 فروری 1946ء) نے ''پنجاب میں اردو'' کے نام سے ایک مبسوط کتاب زیب قرطاس کی جو ان کی وفات کے تین سال بعد پاکستان میں چھپی۔ دیباچہ کتاب میں مولانا عبدالمجید سالک مدیر ''انقلاب'' نے علامہ مرحوم کو زبردست خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا:-

''پنجاب میں اردو حضرت علامہ کے آفتاب تحقیق کی صرف ایک شعاع ہے۔ لیکن اس ایک شعاع سے زبان اردو کے ماخذوں کا گوشہ گوشہ منور ہو گیا اور جو محققین وطلبہ ایک صدی سے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مار رہے تھے ان کو ایسی روشنی مل گئی جو ہمیشہ ان کے لئے چراغ راہ بنی رہے گی''۔

نیز لکھا:-

''جب تک اردو زبان باقی ہے اہل پنجاب اس امر پر ناز کرتے رہیں گے کہ یہ ہماری زبان ہے اور اس کا سرچشمہ ہماری ہی زمین سے پھوٹا ہے''

خالص تصرف الٰہی

اس مرحلہ پر ایک صاحب بصیرت کا ذہن خود بخود اس محیر العقول توارد اور خالص تصرف الٰہی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ مذکورہ تحقیق کی رو سے پنجاب ہی اردو کا سرچشمہ ہے اور متحدہ پنجاب ہی میں جماعت احمدیہ کی عالمی تحریک کا دائمی مرکز بنا جس کا مقصد وحید ہی بانی جماعت حضرت مسیح موعود کے مبارک الفاظ میں یہ ہے کہ:-

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے''۔

(رسالہ الوصیت طبع اوّل صفحہ 6 اشاعت 24 دسمبر 1905ء قادیان)

حضرت مسیح موعود کا پیدا کردہ انقلاب انگیز لٹریچر اکثر وبیشتر اردو زبان میں ہے جو دنیا بھر میں وسیع پیمانہ پر اشاعت پذیر ہو رہا ہے علاوہ ازیں جنوبی ایشیا، یورپ کینیڈا اور امریکہ میں جماعت احمدیہ کے اردو جرائد ورسائل بھی اردو زبان کی ترقی اور وسعت کے علاوہ دین حق کی اشاعت میں ناقابل فراموش کردار ادا کر رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود اور اردو کی ترویج واشاعت

اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود پوری عمر اردو کی ترویج واشاعت میں سرگرم عمل رہے۔ آپ کی مادری زبان اردو تھی ایک بار آپ نے فرمایا:-

''ہماری مادری زبان اردو ہے اور ہمارا خون دہلی والوں کا ہے بلکہ ان کا خون ہے جن کے خون سے اردو بنا ہے جیسے میر درد اور مرزا غالب لیکن بوجہ پنجاب میں پرورش پانے کے ہم میں ایسے آثار اور علامات پائی جائیں گی جن سے صاف معلوم ہو گا کہ ہم پورے ہندوستانی نہیں بعض وقت محاوروں کا اثر پڑ جاتا ہے۔ بوجہ پنجابی ماحول ہونے کے بغیر خیال کئے کوئی نہ کوئی پنجابی محاورہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ ہم گھر میں عموماً بچوں سے مذاق کرتے ہیں وہ بات کرتے ہوئے بعض دفعہ پنجابی کے الفاظ بول جاتے ہیں وہ بھی جانتے ہیں کہ وہ الفاظ اردو زبان کے نہیں''۔

اسی تسلسل میں حضور نے 29 جولائی 1949ء کو کوئٹہ کے ایک خطاب عام کے دوران احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ:-

''وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور اردو کو جو اب بے وطن ہو گئی ہے اپنائیں .... اور اسے اتنا رائج کر دیا جائے کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے میں ان لوگوں میں سے نہیں جن کے خیال میں پنجابی زبان کو زندہ رکھنا ضروری ہے میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنا لینی چاہئے .... پس میری نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے''۔

(الفضل 12 اکتوبر 1960ء)

حضرت مسیح موعود کے طرز تحریر اور اسلوب نگارش کو اپنانے کی ہدایت

اس ارشاد کے علاوہ سیدنا مصلح موعود نے ایک خصوصی خطبہ جمعہ میں ہدایت فرمائی کہ ہر احمدی مصنف، احمدی انشاء پرداز اور احمدی مضمون نگار حضرت سلطان القلم کے انداز تحریر اور اسلوب نگارش کی تقلید کرے کیونکہ مامور الزماں کی تحریر میں ایسا عظیم الشان جذب ہے کہ اس کے نقل کرنے والے شخص کی عبارت میں بھی اس کی برکت سے بے انداز تاثیر اور قوت وشوکت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے تین اقتباسات ذیل میں ہدیہ قارئین ہیں فرمایا:

اول: حضرت مسیح موعود کے وجود سے دنیا میں جو بہت سی برکات ظاہر ہوئی ہیں ان میں سے ایک بڑی برکت آپ کا طرز تحریر بھی ہے..........

حضرت مسیح موعود کا طرز تحریر بھی بالکل جداگانہ ہے۔ اور اس کے اندر اس قسم کی روانی، زور اور سلاست پائی جاتی ہے کہ باوجود سادہ الفاظ کے باوجود اس کے کہ وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جن سے عام طور پر دنیا ناواقف نہیں ہوتی اور باوجود اس کے کہ انبیاء کا کام مبالغہ، جھوٹ اور نمائشی آرائش سے خالی ہوتا ہے اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جا رہی ہیں۔ اور جس طرح جب ایک زمیندار گھاس والی زمین پر ہل چلانے کے بعد سہاگہ پھیرتا ہے تو سہاگہ کے اردگرد گھاس لپٹتا جاتا ہے اسی طرح معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کی تحریر انسانوں کے قلوب کو اپنے ساتھ لپیٹتی جا رہی ہے۔ اور یہ انتہاء درجہ کی ناشکری اور بے قدری ہو گی اگر ہم اس عظیم الشان طرز تحریر کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے طرز تحریر کو اس کے مطابق نہ بنائیں۔ میں تو عام طور دیکھتا ہوں کہ دانستہ یا نادانستہ طور پر دنیا اس طرز تحریر کو قبول کرتی جا رہی ہے (۔)

دوم: میں اپنی جماعت کے مضمون نگاروں اور مصنفوں سے کہتا ہوں کہ کسی کی فتح کی علامت یہ ہے کہ اس کا نقش دنیا میں قائم ہو جائے۔ پس جہاں حضرت مسیح موعود کا نقش قائم کرنا جماعت کے ذمے ہے، آپ کے اخلاق کو قائم کرنا اس کے ذمہ ہے، آپ کے دلائل کو قائم رکھنا ہمارے ذمہ ہے، آپ کی قوت قدسیہ اور قوت اعجاز کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے،

آپ کے نظام کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے وہاں آپ کے طرز تحریر کو قائم رکھنا بھی جماعت کے ذمہ ہے اور یہ مصنفوں اور مضمون نگاروں کا کام ہے.........

پس ہمارے اخبار نویسوں، رسالہ نویسوں اور کتابیں لکھنے والوں کو چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کے طرز تحریر کی نقل کریں۔ میں نے ہمیشہ یہ قاعدہ رکھا ہے خصوصاً شروع میں جب مضمون لکھا کرتا تھا، پہلا مضمون جو میں نے تشحیذ میں لکھا وہ لکھنے سے قبل میں نے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو پڑھا تا اس رنگ میں لکھ سکوں اور آپ کی وفات کے بعد جو کتاب میں نے لکھی اس سے پہلے آپ کی تحریروں کو پڑھا اور میرا تجربہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے میری تحریر میں ایسی برکت پیدا ہوئی کہ ادیبوں سے بھی میرا مقابلہ ہوا اور اپنی قوت ادبیہ کے باوجود انہیں نیچا دیکھنا پڑا۔

حضرت مسیح موعود کی تحریر اپنے اندر ایسا جذب رکھتی ہے کہ اس کی نقل کرنے والے کی تحریر میں بھی دوسرے سے زیادہ زور اور کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

سوم: اگر ہمارا طرز تحریر وہی ہو جو حضرت مسیح موعود کا ہے تو پھر دیکھو کتنا اثر ہوتا ہے۔ دلائل بھی بے شک اثر کرتے ہیں مگر سوز اور درد ان سے بہت زیادہ اثر کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں دلائل کے ساتھ ساتھ درد اور سوز پایا جاتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایسا پانی ہے جس میں ہلکی سی شیرینی ملی ہوئی ہے۔ وہ بے شک شربت نہیں لیکن ہم اسے عام پانی بھی نہیں کہہ سکتے۔ وہ پانی کی تمام خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے مگر دوسری طرف پانی سے زائد خوبیاں بھی اس کے اندر موجود ہیں اور میں سمجھتا ہوں جو کام اس وقت ہمارے مصنف اور محرر کر رہے ہیں اس سے دوگنا کر سکتے ہیں اگر حضرت مسیح موعود کے طرز تحریر کو اختیار کریں۔ اس وقت پرانے لوگوں کا طرز تحریر اور ہے اور نئے لوگوں کا اور۔ ہر ایک کا جداگانہ طرز ہے اور ہر شخص اپنے رنگ میں چل رہا ہے جس سے قومی لٹریچر کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔ اگر قومی حیثیت سے جماعت کسی طرز تحریر کو اختیار کر سکتی ہے تو وہ حضرت مسیح موعود کا طرز تحریر ہے۔ اس کو چھوڑ کر اگر ہر کوئی اپنا جداگانہ طریق اختیار کرے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جماعت کسی کی بھی نقل نہیں کرے گی کیونکہ حضرت مسیح موعود کے سوا کسی اور کی یہ پوزیشن نہیں کہ جماعت اس کی نقل کرے۔ اگر ہر ایک کی طرز تحریر علیحدہ ہو تو سلسلہ کا طرز تحریر کوئی نہ ہوگا حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ ہمارے مصنف کی تصنیف کو پڑھ کر خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی یا ادبی یا کسی اور موضوع پر ہو سو فیصدی یہ پتہ لگ جائے کہ کسی احمدی کی تصنیف ہے۔ اس کے اندر سنجیدگی، وقار، سلاست اور روانی ایک جگہ جمع ہونی چاہئے اس کے اندر ایک طرف امید کو بڑھایا جائے تو دوسری طرف خشیت پیدا کرنے کا خیال رکھا جائے۔ یہ نہیں کہ ایک چیز کو بڑھایا اور دوسری کو مٹا دیا جائے۔ وہ ایک ایسی نہر کی طرح ہو جو باغ کے درمیان میں سے گزرتی ہے اور دائیں بائیں دونوں طرف سیراب کرتی ہے۔ اس کے کناروں پر درخت ہیں جس کے سایہ میں لوگ آرام کرتے ہیں اگر ہمارے دوست ایسی طرز تحریر اختیار کریں تو تھوڑے ہی عرصہ میں اگر دنیا اس کی نقل نہ کرے تو کم از کم محسوس ضرور کرنے لگ جائے گی کہ یہ نیا طرز تحریر ہے جسے حضرت مسیح موعود نے دنیا میں قائم کیا ہے اور یہ صورت یقیناً ہمارے لئے زیادہ بابرکت، زیادہ مفید اور زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہوگی یہ معمولی بات نہیں ہے۔

حضور نے اس اثر انگیز خطبہ کے آخر میں فرمایا:

''حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے بظاہر اس کا کوئی رخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رخ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے۔ جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں۔ مگر سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہو سکتی ہے، نہ ہیبت و شوکت۔ اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود کی تحریرات قدرتی نظارہ۔ اس لئے اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خدائی نظارہ کی نقل کرو تا تمہارا اپنا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا قانون دنیا میں پھیلے، ابھی حضرت مسیح موعود کے قرب کا زمانہ ہے اس وقت کئی باتیں قومی شعار بنائی جا سکتی ہیں۔ جن کا بعد میں بنانا مشکل ہوگا۔ کیونکہ ایک تو دور دراز مقامات اور ممالک میں جماعتیں پھیل جائیں گی اور دوسرے لوگ بھی ایک رنگ کے عادی ہو جائیں گے''۔

(الفضل قادیان 11 جولائی 1931ء صفحہ 6،5 ایضاً خطبات جمعہ جلد 13 صفحہ 217 تا 221 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

گہوارہ علوم تمہارے بنیں قلوب
پھٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خدا کرے
پھیلاؤ سب جہان میں قول رسول کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے
زندہ رہیں علوم تمہارے 'جہاں' میں
پائندہ ہو تمہاری لیاقت خدا کرے

(کلام محمود)

تم زیادہ سے زیادہ محنت کی عادت ڈالو۔ جب تک تم محنت کی عادت نہیں ڈالو گے اس وقت تک یہ امید کرنا کہ کوئی مفید کام کر سکو گے غلط ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

مکرم حکیم غلام رسول صاحب معلم وقف جدید کا ذکر خیر

مکرم حکیم غلام رسول صاحب معلم وقف جدید 11 رمئی 2003ء کو محلہ طاہر آباد ربوہ میں وفات پا گئے۔

آپ مکرم میاں محمد بخش صاحب سکنہ مدکی ضلع فیروز پور کے ہاں 1910ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی اور پھر طب کی تعلیم حاصل کر کے اس پیشہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔

آپ اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے عقائد پر بڑی سختی سے کاربند تھے نماز روزہ اور دینی علم کا بچپن سے ہی شوق تھا۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب سابق امیر ضلع فیصل آباد سے ملاقات سے احمدیت سے تعارف ہوا۔ مکرم چوہدری صاحب اس گاؤں میں سکول ٹیچر تھے۔ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ مگر کسی فیصلہ پر نہ پہنچ پائے آخر چوہدری صاحب نے ان کو قادیان جانے کی دعوت دی کہ آپ خود اپنی آنکھوں سے جا کر دیکھ لیں تا کہ کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے حکیم صاحب اس شرط پر قادیان جانے کے لئے رضامند ہوئے کہ دن کو آپ کا جلسہ سنوں گا اور رات کو احرار کا جلسہ سنا کروں گا۔ حکیم صاحب قادیان پہنچے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر سنی اور رات کو احرار کے جلسہ میں مولوی محمد حیات کھودا کی تقریر سنی اختلافی مسئلہ پر حکیم صاحب پر ساری صورت حال واضح ہو گئی اور آپ نے جلسہ سالانہ 1942ء میں احمدیت قبول کر لی۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے میں تو مولوی محمد حیات کھودا صاحب کے ذریعہ احمدی ہوا ہوں۔ واپسی پر اپنے گھر والوں والدین بہن بھائیوں کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ والد نے گھر سے نکال دیا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں والد جو کہ خود کٹر اہل حدیث تھے انہوں نے کہہ دیا کہ اگر کوئی غلام رسول کو قتل کر دے گا تو میں اس کے خلاف مقدمہ میں پیروی نہیں کروں گا۔

حکیم صاحب بڑے جوشیلے تھے دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ دینی علم بھی رکھتے تھے جہاں غیر از جماعت کا جلسہ ہوتا وہاں پہنچ جاتے جلسہ میں اعتراض کر دیتے جس پر وہاں مار کٹائی تک نوبت پہنچ جاتی۔ مولوی صاحب ماریں کھاتے رہے مگر اعلان حق اور دعوت الی اللہ اور اعتراض کرنے سے نہ رکے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ نے چک 52/P ضلع رحیم یار خان میں رہائش اختیار کی۔ یہاں آ کر طب کو بطور پیشہ اختیار کیا ضلع بھر میں خوب دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ مربیان سلسلہ کے ساتھ ضلع بھر کی جماعتوں کے دورے کرتے۔ اور ہر طرح تعاون کرتے رہے۔ جب وقف جدید کا آغاز ہوا تو آپ 1960ء میں بطور معلم وقف جدید خدمت کرنے لگے۔ اور 1997ء تک وقف جدید کے ساتھ وابستہ رہے آپ نے خدمت دین کا زیادہ تر حصہ ضلع رحیم یار خان کی جماعتوں میں گزارا اس لئے ضلع رحیم یار خان کے احباب کے ساتھ آپ کے تعلقات نہایت وسیع تھے۔ آپ اپنے بیٹے مکرم حکیم طالب حسین کارکن تحریک جدید کے پاس رہائش پذیر تھے کہ 11 رمئی 2003ء کو وفات پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ نماز جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء و مینیجر روزنامہ الفضل نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ حکیم صاحب کے دوسرے بیٹے مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب اپنے گاؤں چک نمبر 52/P میں لمبے عرصہ سے سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مکرم حکیم طالب حسین صاحب کے دو بیٹے مکرم شفیق احمد قمر صاحب مکرم توفیق احمد طاہر صاحب تحریک جدید میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔

مکرم حکیم صاحب بہت پر جوش داعی الی اللہ اور مخلص سادہ مزاج معلم اور خادم دین تھے۔ آپ دعا گو اور صاحب رویا و کشف بزرگ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ ایک عاشقانہ اور والہانہ تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ حکیم صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تاریخ کے انقلابی دور کا آغاز

عہد حاضر میں کس طرح تاریخ کا نیا انقلابی دور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مقدس وجود سے شروع ہوا؟ اس کی ایمان افروز وضاحت سیدنا حضرت مصلح موعود کے مبارک قلم سے مطالعہ کیجئے فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ (۔) (تذکرہ ص 65) یعنی تیرے آباء کا ذکر منقطع کر دیا جائے گا اور تجھ سے آئندہ تاریخ کا ابتداء کیا جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو اگر کوئی تاریخ لکھنا چاہے تو وہ چند صفحوں میں ہی حضرت مسیح موعود کے تمام آباواجداد کے حالات ختم کر دے گا اور اصل تاریخ اس وقت سے شروع کرے گا جب حضرت مسیح موعود کا ذکر آئے گا۔ حالانکہ دنیوی لحاظ سے وہ بہت بڑی شان رکھتے تھے مگر باوجود اس کے کہ اپنے زمانہ میں وہ بہت بڑی عظمت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہی فیصلہ کیا کہ آئندہ **حضرت مسیح موعود سے تاریخ کی ابتداء کرے اور آپ کے آباء کے ذکر کو منقطع کر دیا جائے۔**

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 143)

علم و ادب اور پھلوں کی سر زمین اب تباہ حال اور کھنڈرات میں بدل چکی ہے

گزشتہ سو سال میں افغانستان کی حالت زار

روس اور امریکہ کے حملوں اور اندرونی خانہ جنگی سے تباہ کاریوں کا ایک جائزہ

حافظ راشد جاوید شاہد صاحب

موجودہ افغانستان جس کی داغ بیل اٹھارویں صدی کے نصف اول میں احمد شاہ ابدالی نے ڈالی کبھی خراسان کے نام سے مشہور تھا۔ اسے انگریز مفکر پروفیسر ٹائن بی نے تاریخ کا چوراہا قرار دیا یہ کبھی علم و ادب کا گہوارہ تھا حدیث کی سب سے مستند کتب صحاح ستہ کی ترتیب و تدوین کا کام بھی اسی خطہ میں پایہ تکمیل کو پہنچا یہ وہی خطہ ہے جہاں کبھی سرسبز و شاداب کھیت لہلہاتے اور پرندے چہچہاتے تھے، پھلوں کی بہتات تھی، خشک میوہ جات میں یہ علاقہ دنیا بھر میں مشہور تھا، یہاں کے لوگ محنتی اور جفاکش تھے، سکھ اور چین کی زندگی ہر طرف رواں دواں تھی تب یہ سرزمین خدا کی نظر میں راندہ درگاہ نہ تھی۔

- 14 / جولائی 1903ء عصر کا وقت وہ بدقسمت گھڑی جب سرزمین افغانستان میں ظلم و ستم کا وہ تاریک باب رقم ہوا جس کی سیاہی یہاں کی روشنی پر غالب آ گئی، سفاکی اور بربریت کا وہ کھیل کھیلا گیا جس سے لہلہاتے چمن اجڑ گئے، خوشیاں دائمی غموں میں ڈھل گئیں۔ بچوں کی کلکاریاں اور قہقہے آہوں اور سسکیوں میں بدل گئے، خدا کی قہری تجلی سے ہر طرف تباہی اور بربادی کی وہ داستانیں رقم ہوئیں جسے دیکھ کر انسانی روح کانپ اٹھتی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا سرزمین کابل پر وہ ظلم عظیم ہوا جس نے خدا کی ناراضگی اور غضب کو دعوت دی۔

بدقسمت زمین

صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت پر حضرت مسیح موعود نے تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ نمبر 74 پر ان الفاظ میں انذار کیا تھا کہ:

"پہلے اس سے غریب عبدالرحمان میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر وہ اب چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے قتل کیا گیا تو انہیں دنوں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے مگر ابھی کیا ہے یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔"

صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے ساتھ سرزمین افغانستان میں خدا کی قہری تجلیات کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ شہادت کے دوسرے روز ہی کابل میں سخت ہیضہ پھوٹ پڑا اس کثرت سے اموات ہوئیں کہ لوگ گھبرا اٹھے، اس ہیضے کا ذکر انگریز مصنف فرینک مارٹن جو اس وقت افغانستان میں تھا اس نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس ہیضہ کی وبا بالکل غیر متوقع اور اچانک پھیلی تھی جس نے بہت زیادہ تباہی مچائی۔

ڈاکٹر عبدالغنی کا انجام

صاحبزادہ صاحب کو سنگساری کی سزا دینے کے لئے علماء کا جو بورڈ بنایا گیا تھا اس کا سربراہ ڈاکٹر عبدالغنی تھا جو کہ گجرات کا رہنے والا اور شدید معاند احمدیت تھا ایک لمبے عرصہ سے اپنے خاندان کے ہمراہ کابل میں مقیم تھا اور بااثر عہدوں پر فائز تھا۔ شہادت کے کچھ عرصہ بعد امیر افغانستان ڈاکٹر عبدالغنی سے ناراض ہو گیا اور اس کو بھائیوں سمیت گیارہ سال قید کی سزا دے کر جیل میں ڈال دیا۔ ڈاکٹر عبدالغنی کی بیوی کابل چھوڑ کر اپنے وطن گجرات کی طرف روانہ ہوئی لنڈی کوتل کے قریب وہ انتقال کر گئی اور لوگوں نے چندہ جمع کر کے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا۔ ڈاکٹر عبدالغنی کے بیٹے کو کسی نے کابل کے بھرے بازار میں تلوار کا وار کر کے اس کا سرتن سے جدا کر دیا۔ گیارہ سال بعد ڈاکٹر عبدالغنی کو بھی افغانستان سے نکال دیا گیا۔

جس قاضی نے حضرت صاحبزادہ صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اور پہلا پتھر چلایا تھا کچھ عرصہ بعد امیر اس سے بھی ناراض ہو گیا کابل کے بازار میں سرعام اس کو کوڑے مارے گئے قاضی کے عہدے سے اس کو ہٹا دیا گیا وہ کابل سے ایسا غائب ہوا کہ پھر دوبارہ نظر نہیں آیا۔

حکمرانوں کی تبدیلی

صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے وقت امیر حبیب اللہ سربراہ تھا اس کو کچھ عرصہ بعد نہایت بے دردی سے نیند کے عالم میں سر میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ امیر حبیب اللہ کے بعد امیر امان اللہ تخت پر بیٹھا مگر کابل کی زمین کو امن نصیب نہ ہوا اور حبیب اللہ عرف بچہ سقہ نے کابل پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے امیر امان اللہ کو وہاں سے فرار ہونا پڑا۔ بچہ سقہ کے بعد سردار محمد نادر خان افغانستان کا بادشاہ بنا لیکن کچھ عرصہ بعد 1933ء میں اس کو بھی قتل کر دیا گیا اور جس کے بعد ان کا بیٹا محمد ظاہر شاہ تخت نشین ہوا۔ صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد سے لے کر 1933ء تک جو بغاوتیں ہوئیں ان میں اخبار انقلاب لاہور کے مطابق ایک لاکھ سے زائد افراد قتل ہوئے۔

70ء کی دہائی میں خوفناک قحط اور خشک سالی نے افغانستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اس قحط کی شدت تین سال تک جاری رہی 60 فیصد سے زائد لوگ اس قحط سے براہ راست متاثر ہوئے۔

روس کا حملہ اور افغانستان کی تباہی

صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد کوئی بادشاہ بھی چین سے حکومت نہ کر سکا یہاں تک کہ روس نے گرم پانیوں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے افغانستان پر حملہ کر دیا اور ببرک کارمل کو افغانستان کا سربراہ بنا دیا گیا۔ روس کے افغانستان میں داخل ہونے کے بعد افغانستان کی تباہی کا بھیانک دور مزید شدت اختیار کر گیا۔ روس کے ساتھ جنگ میں ڈیڑھ ملین یعنی 15 لاکھ افغانی مارے گئے پانچ لاکھ کے قریب بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر اپنے قیمتی اعضا سے ہاتھ دھو بیٹھے اور معذوری کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔ ساٹھ لاکھ افغانی گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی زندگی گزارنے لگے۔ اس جنگ میں افغانستان کی سڑکیں، پل، ہسپتال، سکول کالج سب کچھ تباہ ملیا میٹ ہو گیا۔ معاشی لحاظ سے افغانستان بدترین تباہی کی لپیٹ میں آ گیا روسی فوج کے مکمل انخلاء کے بعد روسی فوج سے برسرپیکار رہنے والے مجاہدین باہم دست و گریبان ہو گئے۔ وہ اسلحہ جو کبھی روس کے خلاف استعمال ہو رہا تھا اور بارود کے وہ ڈھیر جو روس چھوڑ کر گیا تھا وہ اپنے بھائی بندوں پر برسنے لگے اور ان نام نہاد مجاہدوں نے ایک دوسرے کا خون خوب بے دردی سے بہایا۔ افغان گروپ جن میں گلبدین حکمت یار، احمد شاہ مسعود، رشید دوستم، عبدالرب رسول سیاف اور مولوی یونس کے گروپ سب سے زیادہ طاقتور تھے ان کی آپس کی لڑائیوں نے افغانستان کو بدترین تباہی میں دھکیل دیا۔ ایک پوری نسل جس کے ہاتھ میں قلم اور کتابیں ہونی چاہئے تھیں ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھما دی گئیں، فضاؤں میں بارود کی بو نے مستقل بسیرا کر لیا۔ لہلہاتے کھیت ایک دفعہ پھر اجڑ گئے۔ اخلاقی اقدار کا جنازہ نکل گیا۔

طالبان حکومت اور اس کا انجام

پھر 1994ء میں دینی مدارس کے طلباء، طالبان کی شکل میں نمودار ہوئے جو طوفان بن کر اٹھے اور کچھ ہی سالوں بعد تنکوں کی صورت بکھر گئے۔ افغانستان کی بدقسمتی ملاحظہ فرمایئے یہاں سے مذہب کے نام پر اٹھنے والے طالبان نے اپنے امیر ملا عمر کی قیادت میں جو تصور دین پیش کیا اسکا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے دور کا واسطہ بھی نہیں تھا۔ اس بدقسمت زمین سے اٹھنے والا یہ تصور دین پوری دنیا میں مسلمانوں کی جگ ہنسائی کا موجب بنا۔ طالبان ازم اور طالبانائزیشن جیسی اصطلاحات معرض وجود میں آئیں دنیا کی جملہ مسلم مملکتوں نے اس تصور دین سے بیزاری کا اظہار کیا۔ گویا کابل کی سرزمین خدا کی نظروں سے ایسی گری کہ نہ جان محفوظ رہی اور نہ ہی مال اور جس شدت پسندانہ خود ساختہ تصور دین کے نام پر صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کو شہید کیا گیا تھا طالبان کے دور میں اپنے عروج پر پہنچ کر پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے باعث بدنامی بنا ہوا وہ بھی دم توڑ گیا۔ ان کے تصور اسلام کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ ملا عمر کا بیان ہے۔ ہماری حکومت کے مخالف غدار اور واجب القتل ہیں۔ (روزنامہ پاکستان 4 / اکتوبر 2001ء)

1999ء کے وسط میں طالبان حکومت نے افغانستان میں ایک اور حکم جاری کیا کہ جملہ اقلیتیں زرد رنگ کا لباس پہنیں، بعد ازاں بین الاقوامی احتجاج پر یہ کہا گیا کہ وہ اپنے لباس پر نمایاں کر کے زرد رنگ کی پٹی لگائیں تا کہ نمایاں طور پر پہچانے جا سکیں۔

طالبان دور میں افغانستان میں ٹی وی کمپیوٹر پر متحرک تصاویر دیکھنا، لڑکوں کے لئے جینز کی پینٹ پہننا قابل جرم قرار دے دیئے گئے، عورتوں کے بلند آواز پر بولنے اور اونچی آواز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے اور غیر محرم سے بات کرنے اور محرم کے بغیر گھر سے باہر نکلنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ اور عورتوں کے لئے ایسے جوتے بھی ممنوع قرار پائے جو چلتے وقت آواز پیدا کریں۔ ان احکامات کی خلاف ورزی پر سزائیں دی جانے لگیں۔

(روزنامہ جنگ 14 نومبر 2001ء)

داڑھی تراشنے پر 35 کوڑے لگائے جانے لگے اور شرعی داڑھی کے تعین کے لئے لالٹین کی چمنی بطور پیمانہ استعمال کی جانے لگی۔ داڑھی پر چمنی چڑھا کر دیکھی جاتی اگر داڑھی اس سے باہر آ جائے تو شرعی ورنہ غیر شرعی اور 35 کوڑوں کی فوری سزا۔

پاکستان کی ایک فٹ بال کی ٹیم نے سرکاری دعوت پر کابل سٹیڈیم میں میچ کھیلا میچ کے دوران ہی اچانک طالبان پولیس نے سٹیڈیم پر ہلا بول دیا اور جملہ پاکستانی ٹیم کو پکڑ لے گئے اور ان پر یہ خوفناک الزام تھا کہ انہوں نے فٹ بال میچ غیر شرعی لباس یعنی نیکر پہن کر کیوں کھیلا اس جرم کی سزا کے طور پر ساری پاکستانی فٹ بال ٹیم کے سر مونڈ دیے گئے اور ان کی ٹنڈ کروا کر بھیج دیا گیا۔

(ڈیلی نیشن 20 اکتوبر 2000ء)

شیطانی چرخہ

روزنامہ خبریں کے معروف کالم نگار رجا انور اپنے 30 اگست 2001ء کے کالم بعنوان " افغانستان کی آتشیں گھٹائیں' میں لکھتے ہیں کہ۔ پچھلے مہینہ کا ذکر ہے کہ ایک افغان مہاجر طالبہ کابل گئی اس نے امیر المومنین کے جبری پردے سے یہ فائدہ اٹھایا کہ خیمہ نما برقعہ میں مووی کیمرہ بھی چھپا کر لے گئی اور اس کی قسمت اچھی کہ کیمرے جیسی "دشمن خدا شے" طالبان کے ہتھے نہیں لگی ورنہ کیمرے کے ساتھ ساتھ اس کا سر بھی قلم کر دیا جاتا۔ اس طالبہ نے چھپ چھپا کر بہت سے مناظر کی فلم بندی کر لی اور برطانیہ واپس آ کر اس کی کاپی بی بی سی کو دے دی جس کسی نے بی بی سی پر یہ پروگرام دیکھا اس کے سر شرم سے جھک گئے اس فلم پر غیر مسلموں نے جی بھر کر قہقہے لگائے اس فلم کے مطابق امیر المومنین کے جہادی لشکر نے ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر توڑ پھوڑ کر درختوں پر ٹانگ رکھے ہیں اس کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح کا شیطانی چرخہ بنانے والوں کو عبرت ہو اور وہ اس قسم کی ایجادات سے باز رہیں۔

امریکہ کا حملہ

غرض انہوں نے دین کا وہ حال کیا کہ خدا کی قہری تجلی ایک بار پھر ان پر نازل ہوئی 11 ستمبر 2001ء کے بعد 5 ارب ڈالرز سے زائد مالیت کا بارود ان پر برسنے لگا۔ ڈیزی کٹر بموں سے یہ بدقسمت زمین گونج اٹھی۔ اس بدقسمت زمین پر بربریت وسفاکی کا شیطان ایک دفعہ پھر رقص کرنے لگا۔ اپنے دور میں ظلم روا رکھنے والے طالبان کو اس قدر ظالمانہ طریق سے تہ تیغ کیا گیا کہ انسانیت کے سر شرم سے جھک گئے۔

لرزہ خیز مظالم

اتحادی افواج اور طالبان کے مابین حالیہ جنگ کے حوالے سے آئرلینڈ کے ایک صحافی نے کچھ عرصہ قبل جرمن پارلیمنٹ میں 20 منٹ کی ایک فلم دکھائی جس میں ہزاروں طالبان قیدیوں کو بہیمانہ انداز میں قتل کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ قیدیوں کو بڑے بڑے کنٹینرز میں بھر کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہر کنٹینر میں 200 سے 300 قیدی تھے جن میں سے نصف راستہ میں دم گھٹنے سے ہی ہلاک ہو گئے دو سے تین ہزار قیدیوں کو نیم بیہوشی کی حالت میں ایک بڑے گڑھے میں پھینک کر اوپر بلڈوزروں سے مٹی ڈال کر زندہ درگور کر دیا۔

بعض عینی شاہدین کے مطابق طالبان قیدیوں کے سر مونڈ کر اوپر تیزاب ڈال دیا جاتا اس طرح وہ تڑپ تڑپ کر جان کی بازی ہار جاتے۔ صحافی جمی ڈوران کے مطابق اس نے چار ایکڑ پر محیط ایک میدان دیکھا جہاں انسانی کھوپڑیوں کے ڈھیر اور لاشے جا بجا بکھرے ہوئے تھے۔

(روزنامہ پاکستان 23 جولائی 2002ء)

روزنامہ پاکستان کے 11 دسمبر 2001ء کے ایک خصوصی رپورٹ کے مطابق شمالی اتحاد کے ایک سفاک کمانڈر عبدالقدیر نے کابل میں امریکیوں کی دل لگی کے لئے ایک تقریب میں مردوں کا رقص دکھانے کا اہتمام کیا جس میں طالبان کو لایا جاتا تیز دھار آلے سے ان کی گردن کاٹ کر تیزاب ڈال دیا جاتا یہ سر کٹے دھڑ کچھ عرصہ تڑپتے اور پھر زمین پر گر جاتے۔

روزنامہ جنگ 22 ستمبر 2001ء کی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ سنگلاخ چٹانوں، برف پوش پہاڑوں کی سرزمین میں بسنے والے خوبصورت افغانوں کا وطن تاریخ میں مختلف آزمائشوں سے گزرا ہے جس نے افغانوں کی زندگی میں ترقی اور خوشحالی سے زیادہ تباہی اور بربادی لائی ہے۔ پھر اخبار سوالیہ انداز میں لکھتا ہے کہ کیا اجڑے سہاگ، یتیم بچے، نقل مکانی، خشک سالی، فاقہ کشی اور ہر طرف بکھرے کھنڈرات آبادیوں سے زیادہ قبرستان ہی افغانوں کا مقدر ہیں۔

بچوں کی حالت زار

بچوں کے حوالے سے اقوام متحدہ کی ایک جائزہ رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا میں خوف وہراس اور نفسیاتی عارضوں کے شکار بچوں کی بڑی تعداد افغانستان میں موجود ہے افغانستان میں بچے بھوک اور بیماریوں کے بدترین بحران میں مبتلا ہیں ہر دو میں سے ایک افغان بچہ غذائی کمی کا شکار ہے۔ نصف تعداد کو قد میں کمی کا سامنا ہے۔ نصف سے زائد بچے ہیضہ، اسہال، ملیریا اور تپ دق جیسے موذی امرض میں مبتلا ہیں۔ ہر چار افغانی بچوں میں سے ایک بچہ پانچ سال کی عمر سے پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ گزشتہ دس سالوں کے دوران 4 لاکھ سے زائد بچے بارودی سرنگوں کی بھینٹ چڑھ کر یا جان گنوا بیٹھے یا عمر بھر کے لئے معذور ہو گئے۔

ویب سائٹ کا تجزیہ

افغانستان کی سرکاری ویب سائٹ افغانستان ڈاٹ کام کھولی جائے تو اس میں پہلے صفحہ پر یہ لکھا ہے کہ جب آپ افغانستان کے بارے میں سوچیں تو ایک لمحہ کے لئے غور کریں کہ افغانستان وہ سرزمین ہے۔

☆ جہاں 20 سال سے جاری جنگ نے اقتصادی حالت مکمل طور پر تباہ کر کے رکھ دی ہے جہاں کے بچے غذائی قلت کا شکار ہیں اور آپ باوجود جدوجہد کے بھی انہیں خوراک مہیا نہیں کر سکتے۔

☆ جہاں لوگوں کے پاس تعلیم حاصل کرنے کی سہولت موجود نہیں۔ اگر آپ بیمار ہو جائیں تو علاج کے لئے دوائیں نہیں۔

☆ جہاں مرد اوسطاً 40 سال کی عمر میں فوت ہو جاتا ہے اور عورت اوسطاً 43 سال کی عمر تک زندہ رہ سکتی ہے۔

☆ جہاں ہزاروں لاکھوں افراد بارودی سرنگوں کی وجہ سے جسمانی طور پر معذور ہو چکے ہیں یا غذائی قلت کی وجہ سے دیگر عوارض کے ساتھ اندھے پن کا شکار ہیں۔

☆ افغانستان میں روز 150 سے 300 نئے افراد بارودی سرنگوں کا نشانہ بنتے ہیں۔

☆ شہری آبادی کا 65 فیصد اور دیہاتی آبادی کا 80 فیصد حصہ صاف پانی سے محروم ہے۔

غرض افغانستان میں جا بجا بکھریں انسانی لاشیں، کھنڈرات، اجڑی بستیاں، معذور لوگ پانی کے ایک گھونٹ کو ترستے بچے، مفلوک الحال بوڑھے، سہمی ہوئی خواتین دیکھ کر خیال آتا ہے کہ کاش اس سرزمین پر ایک سو سال قبل معصوم شہزادے کا خون نہ کیا جاتا تا یہ بستی راندہ درگاہ نہ ٹھہرتی۔ کاش یہ لوگ بعد میں ہی توبہ کرتے اور خدا کے حضور گڑگڑاتے۔ کاش یہ اب ہی اپنی غلطیوں کا احساس کرتے ہوئے توبہ کر لیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35032 میں امۃ السمیع بنت محمد اسماعیل ڈھلوں قوم ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 ماشے مالیتی -/2900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ السمیع بنت محمد اسماعیل ڈھلوں دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار بدر وصیت نمبر 20506 گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425

مسل نمبر 35226 میں رشیدہ بیگم بیوہ رحمت علی صاحب مرحوم قوم چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 141 / مراد ڈیریانوالہ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ ایک ایکڑ واقع چک نمبر 141 / مراد ضلع بہاولنگر مالیتی -/250000 روپے۔ طلائی زیور وزنی 5 ماشے مالیتی -/3000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/7000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ بیگم بیوہ رحمت علی صاحب مرحوم چک نمبر 141 / مراد ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 ہارون الرشید وصیت نمبر 27535 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ولد رحمت علی چک نمبر 141 / مراد ضلع بہاولنگر

مسل نمبر 35281 میں Kurnia Wardi ولد Wardi پیشہ پرائیویٹ عمر 36 سال بیعت 1982ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150000 روپے ماہوار بصورت متفرق ذرائع سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس

کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Kurnia Wardi ولد Wardi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 منصور علی وصیت نمبر 32089 گواہ شد نمبر 2 Setia Mulyana وصیت نمبر 31380

مکرم مبشر احمد خالد صاحب

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب کا ذکر خیر

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب خاندان مسیح موعود اور اپنے قریبی دوستوں میں پیار سے "چھبو بھائی" کے نام سے پکارے اور یاد کئے جاتے ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ماموں زاد بھائی تھے۔

بی اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ تک پرائیویٹ بزنس کرتے رہے پھر اکتوبر 1961ء میں زندگی وقف کرتے ہوئے نسبتاً بڑی عمر میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ اور مولوی فاضل اور شاہد کا امتحان پاس کرنے کے بعد 23 جولائی 1970ء کو بطور مربی سلسلہ تقرر ہوا۔ 1970ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حدیقۃ المبشرین کو قائم فرمایا تو حدیقۃ المبشرین میں جانے والے پہلے مربی سلسلہ قرار پائے۔

چند ماہ تک وکالت تبشیر وتصنیف اور پھر ادارۃ المصنفین میں کام کرتے رہے۔ جس کے بعد آپ پاکستان کے مختلف شہروں، اوچ شریف، سیالکوٹ، کراچی، لاہور، اسلام آباد، اوکاڑہ کینٹ، راولپنڈی اور رحیم یار خان میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لاتے رہے۔

مارچ 1983ء تا نومبر 1984ء آپ دارالضیافت ربوہ میں متعین رہے دسمبر 1984ء تا مارچ 1988ء بطور معاون ناظر امور عامہ خدمت کی توفیق پائی۔ جس کے بعد مارچ 1988ء تا نومبر 1997ء (ریٹائرمنٹ تک) بطور معاون سیکرٹری مجلس کارپرداز خدمت کی سعادت پائی۔

آپ طبعاً اور مزاجاً آزاد منش اور سیر و سیاحت کے بہت زیادہ شوقین تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی تا دم آخر خدمت دین کا سلسلہ جاری رہا۔ خرابی صحت اور دل کے عارضہ کے باوجود آپ گزشتہ تقریباً اڑھائی سال سے بطور جنرل سیکرٹری دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ حسب توفیق خدمت سلسلہ انجام دے رہے تھے۔ وفات سے تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے قبل 8 بجے رات دفتر صدر عمومی سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے کے بعد گھر گئے۔ اپنے ایک دوست مکرم حکیم احمد حسن صاحب کے ساتھ دفتر صدر عمومی سے نکلے اور ان کو اپنے گھر لے گئے اور ان کو اپنے ہمراہ کھانا کھلایا اور تقریباً 10 بجے ان کو الوداع کرنے کے لئے گیٹ پر آئے اور گیٹ بند کر کے تالا لگانے لگے تو اچانک آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور تالا آپ کے ہاتھ میں رہ گیا۔

مکرم محمد زاہد صاحب مربی سلسلہ کا بیان ہے کہ میں نے نماز مغرب آپ کے ساتھ بیت المہدی میں ادا کی۔ آپ نماز کے دوران بیٹھ گئے اور بیٹھ کر نماز مکمل کی۔ نماز کے بعد جب میں نے نماز کے دوران بیٹھنے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے بتایا کہ مجھے نماز کے دوران کچھ گھبراہٹ محسوس ہوئی اور نیز کمزوری کا احساس ہوا جس کی وجہ سے میں بیٹھ گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کو دل کی تکلیف شروع ہو گئی تھی مگر اس کے باوجود رات 8 بجے تک اپنے مفوضہ امور کو سرانجام دیتے رہے۔ اور یہی تکلیف جان لیوا ثابت ہوئی۔

ہر چند کہ آپ سے تعارف تو زمانہ طالب علمی سے تھا۔ تاہم گزشتہ تقریباً اڑھائی سال سے ہمیں اکٹھے دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں خدمت کی توفیق مل رہی تھی جس سے آپ کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے حسن سے نوازا تھا۔ ماشاء اللہ دراز قد، بمطابق قد وقامت خوبصورت جسم، وجیہہ چہرہ کے حامل تھے مگر ان ظاہری خوبیوں سے کہیں بڑھ کر خوش خلقی، خوش طبعی اور تحمل مزاجی نیز خاکساری، ملنساری اور ہر غریب وامیر سے خندہ پیشانی اور اپنائیت سے ملنا ان کے نمایاں وصف تھے۔ جن کے باعث آپ ہر طبقہ میں مقبول تھے۔

اسی طرح فیاض طبع، مہمان نواز، خدمت گزار تھے۔ مالی حالات بھی خدا کے فضل سے اچھے تھے مگر مذکورہ بالا خصوصیات کی وجہ سے کبھی وقتی طور پر تنگدستی کی وجہ سے قرض بھی لینا پڑتا مگر مہمان نوازی اور فیاضی میں کبھی کمی نہ آنے دیتے تھے۔ کھلے دل کے مالک تھے اور شاہ خرچ تھے۔ جس جگہ بھی آپ کی بطور مربی سلسلہ تقرری رہی آپ نے وہاں کے افسران بالا، اور عمائدین شہر وعلاقہ کے ساتھ گہرے روابط بنا لئے اور ان تعلقات سے ہمیشہ جماعتی مفاد کو مدنظر رکھا۔

چونکہ طبعاً ومزاجاً سیر وسیاحت اور شکار کے بے حد شوقین تھے جس کی وجہ سے پاکستان بھر کے تقریباً تمام معروف تفریحی مقامات کی سیر کی ہوئی تھی اور اکثر اپنے سیر وتفریح اور دعوت الی اللہ کے واقعات مجالس میں سنایا کرتے تھے۔ اتنی عمر اور خطرناک دل کے عارضہ کے باوجود زندہ دل تھے۔ کبھی اپنی تکلیف اور پریشانی کا ذکر نہیں کیا۔

گزشتہ دو سال میں آپ کو متعدد بار C.C.U میں جانا پڑا جب بھی ہم عیادت کے لئے گئے سخت تکلیف کے باوجود خوش وخرم نظر آئے اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ تھوڑا سا بھی بیماری سے افاقہ ہوتا تو فوراً دفتر چلے آتے۔ جن دنوں بیماری یا ربوہ سے باہر ہونے کی وجہ سے آپ دفتر صدر عمومی نہ آتے تو دفتر کے سارے ماحول میں ایک اداسی کا عالم ہوتا اور آپ کی شدید کمی محسوس ہوتی۔ اور آپ کی دفتر میں موجودگی سے دفتر میں رونق اور چہل پہل نظر آتی۔ دفتر صدر عمومی کے ساتھ منسلک ہونے سے پیشتر آپ محلہ دارالیمن وسطی کے صدر بھی رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے، جنت النعیم واعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے بچوں کا حامی وناصر ہو۔ آمین۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب صدر حلقہ شالی چھاؤنی لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ میری بیٹی خالدہ ہاشمی صاحبہ کا نکاح مکرم تنویر مظفر صاحب ابن مکرم مظفر مبارک صاحب مرحوم گلبرگ III لاہور کے ساتھ مبلغ چھ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے مورخہ 29۔ اگست 2003ء کو دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ مورخہ 6 ستمبر 2003ء کو ایک مقامی ہوٹل میں رخصتی عمل میں آئی اس موقعہ پر مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ دوسرے روز مورخہ 7 ستمبر 2003ء کو اسی جگہ دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا مکرمہ خالدہ ہاشمی صاحبہ مکرم سید محمد منیر شاہ صاحب ہاشمی (مرحوم) سابق صدر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کی پوتی ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر نصیر اے شیخ صاحب آف لاہور اچانک دل کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نیلامی ملبہ کوارٹرز

احاطہ قصر خلافت میں 5 عدد کوارٹرز کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 27۔ اکتوبر 2003ء بوقت نو بجے فروخت کیا جائے گا۔ رقم نقد موقعہ پر وصول کی جائے گی دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرماویں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

انٹر کے طلبہ ڈومیسائل بنوالیں

ایف اے، ایف ایس سی کا امتحان دینے کے بعد چونکہ طلباء وطالبات کی اکثریت مختلف پروفیشنل ادارہ جات میں داخلہ کیلئے کوشش کرتی ہے۔ اور تقریباً تمام پروفیشنل ادارہ جات "ڈومیسائل سرٹیفکیٹ" لازمی طلب کرتے ہیں۔ بسا اوقات طلباء وطالبات نے چونکہ پہلے یہ سرٹیفکیٹ نہیں بنوائے ہوتے اس لئے عین داخلہ کے وقت جب ان کو اس کی ضرورت پڑتی ہے تو نہ صرف رقم خرچ کرنا پڑتی ہے بلکہ پریشانی الگ اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے زیادہ مناسب ہوگا کہ F.A, F.Sc کا امتحان دیتے ہی اپنا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ ضرور بنوالیں۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

مکرم الطاف حسین ولد ڈاکٹر محمد اسلم مرحوم نے جامعہ کشمیر انٹر یونیورسٹی مقابلہ اینٹی مائیکروبیل سکریننگ آف پلانٹی ریسرچ میں اول پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ قائمقام صدر آزاد کشمیر سردار سیاب خالد نے ان کی تخلیقی کاوشوں کے اعتراف میں انہیں شیلڈ پیش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ مکرم الطاف حسین مکرم منیر احمد شمس صاحب مربی ضلع منڈی بہاؤالدین کے بھانجے ہیں۔

Jasmine Guest Houses
Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	20۔اکتوبر	زوال آفتاب	11-53
سوموار	20۔اکتوبر	غروب آفتاب	5-34
منگل	21۔اکتوبر	طلوع فجر	4-52
منگل	21۔اکتوبر	طلوع آفتاب	6-14

بھارت کشمیریوں پر ظلم بند کرے اسلامی کانفرنس تنظیم کے سربراہوں نے امت مسلمہ کے مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات اور کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق مسئلہ کشمیر کے حل کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ بین الاقوامی برادری کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی جدوجہد کا ساتھ دے بھارت کشمیریوں پر ظلم بند کرے۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ کے گھر پر حملہ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ مفتی محمد سعید کے گھر پر دستی بموں سے حملہ کیا گیا جس کے بعد حملہ آوروں کے ساتھ جھڑپ میں 2 بھارتی فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوگئے۔

اس حملے میں پاکستان ملوث ہے بھارت کے نائب وزیر اعظم نے الزام لگایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ کے گھر پر کئے جانے والے حملے میں پاکستان ملوث ہے۔ جبکہ وزیر اطلاعات شیخ رشید نے کہا ہے کہ اس الزام میں کوئی سچائی نہیں۔

پاکستانی فوج عراق نہیں بھیجی جائے گی صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان نے سلامتی کونسل میں عراق کے بارے میں امریکی قرارداد کی حمایت کی ہے لیکن بعض شرائط کے پورا ہونے تک پاکستانی فوج عراق نہیں بھیجی جائے گی۔

ضلعی حکومتوں کے نظام کو مضبوط بنا رہے ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت ضلعی حکومتوں کے نظام کو مضبوط اور مستحکم کر رہی ہیں اور ترقی اور خوشحالی کے ثمرات غریب عوام تک پہنچانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

کوئی معذرت نہیں کی ملائیشیا نے ان خبروں کی سختی سے تردید کی ہے کہ اس نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے سربراہ اجلاس میں وزیر اعظم مہاتیر محمد کی یہودیوں کے خلاف کی جانے والی تقریر پر معذرت کر لی ہے۔

امریکہ کو جس کی ضرورت ہوگی اس کو اہمیت دے گا پاک فضائیہ کے سربراہ ائیر چیف مارشل کلیم سعادت نے کہا ہے کہ امریکہ اپنی ترجیحات میں اسے پاکستان یا بھارت میں سے جس کی ضرورت زیادہ ہوگی وہ اسے زیادہ اہمیت دے گا۔ پاکستان کے لوگ اینٹی امریکہ ہیں۔

مہاتیر نے درست کہا...... یہودیوں کے متعلق ریمارکس پر امریکہ اور یورپ میں مہاتیر پر سخت تنقید کے برعکس ملائیشیا میں اسلامی سربراہی کانفرنس میں شریک متعدد مسلم رہنماؤں نے مہاتیر محمد کے ساتھ مکمل اتفاق اور یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔

مکان برائے فروخت

2 عدد مکان واقع گلشن راوی لاہور 5 مرلہ اور 7 مرلہ
تمام سہولیات موجود ہیں گھر کے سامنے پارک بھی ہے
رابطہ فون: 042-7417708-7413726
موبائل: 0300-4246807-0333-4288481

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
B-1 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک
6114822-6118096

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

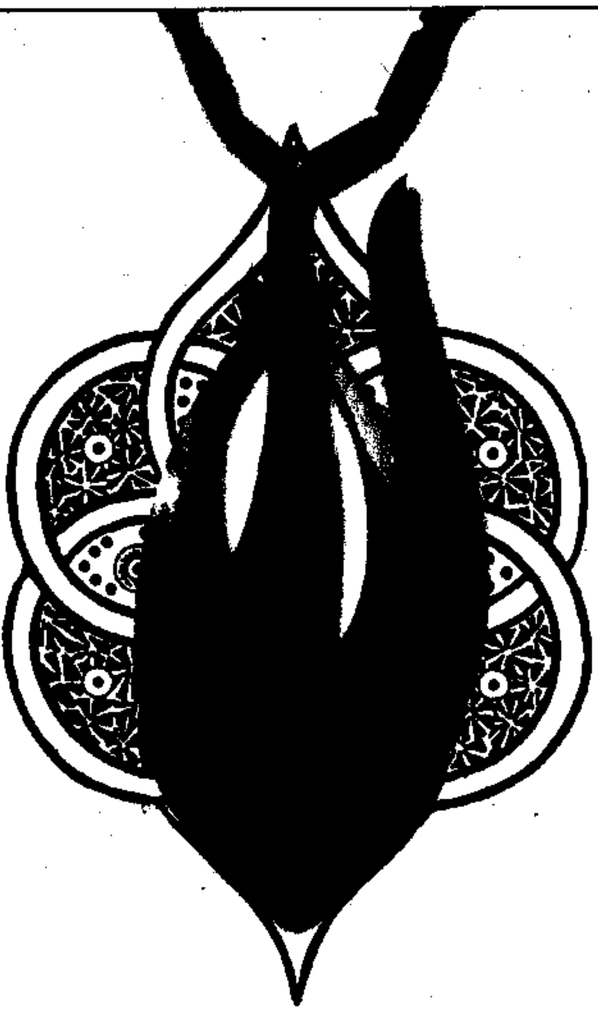

ELLERY THAT STANDS OUT.
h. Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174